هفت روزہ
سوادِ اعظم لاہور

باافاضات اعلیٰحضرت امام اہلسنت مجدد مائۃ حاضرہ مولانا احمد رضا خانصاحب قادری

بالطاف استاذ العلماء علامہ مفتی محمد صاحب محدث کراچی

مدیر مسئول
حکیم سید غلام معین الدین نعیمی

حمایت اہلسنت اصلاح معاشرت تہذیب اخلاق سیاست اسلامیہ اور احکام پاکستان کے لئے شائع ہوتا ہے

سالانہ سات روپے
فی پرچہ ۱۶ پیسے

ششماہی چار روپے

جلد ۷ | ۴ ربیع الاول شریف ۱۳۸۳ھ | بروز جمعۃ المبارک | ۲۶ جولائی ۱۹۶۳ء | شمارہ ۸

از حکیم حاجی آل حسن مستر در (علیگ)، ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس پروفیسر تعلیم الطبہ کالج حیدرآباد (سندھ)

نغمات عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مبارک ہو مسلمانو! خوشی کا روز آیا ہے
نبی کے آفتاب رُخ سے عالم جگمگایا ہے

اسی کو عید میلاد النبی کہتا ہے کل عالم
ولادت کا ترانہ ہر کسی نے آج گایا ہے

سبھی جن و بشر۔ حور و ملائک لائے ہیں تحفے
برائے نذر رضواں نے بھی گلدستہ سجایا ہے

زمیں نے سبزۂ رنگیں کا بچھایا فرش عالم پر
فلک نے شادیانہ عیش کا اس دم بجایا ہے

تمام اشجار پر ہے وجد، اور دیوار و در رقصاں
صبا رقصاں ہے اور نغمہ عنادل نے سنایا ہے

عزمت نازل ہیں فیض و برکتیں اب سارے عالم میں
جہاں میں ابر رحمت شامیانہ بن کے چھایا ہے

کر دستور اتم بھی پیش اب صلوٰۃ کا تحفہ
سلامی کے لئے ہر ایک جوان و پیر آیا ہے

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

رحمت حق کی گھٹا چھائی ہوئی گھنگھور ہے
عید میلاد نبی کا چار جانب شور ہے

نغمہ خواں طوطی ہوئی شاداں ہر اک مور ہے
میکشانِ بادۂ توحید کا اب زور ہے

ہاتھ جو ایسے میں رُک کے وہ ٹھاپی کور ہے

ساقیا! دریا دلی سے خوب دورِ مُل چلے
آمد خیر الوریٰ میں رنگ سرو گل چلے

چنگ و دف کا شغل ہو اور نغمۂ بلبل چلے
لشکرِ خوباں بصد آرائش کا کل چلے

پیشوائی میں نبی کے سارا جزو و کل چلے

سیم و زر کی ہو نچھاور۔ نقد دل اور جان کی
اور سلامی جا رہ سو ہو پھر نبی کی شان کی

انبیاء جن و بشر کی۔ حور کی۔ غلمان کی
تیز ہو سلوٰۃ نازل ایزدِ سبحان کی

جان و دل کے ماسوا کیا نذر ہو مہمان کی

بعد دستورِ سلامی یہ گذارش ہے ضرور
اے مرے بحر الم کے ناخدا۔ آقا حضور

بادشاہ دو جہاں۔ وے ساقی بزم سرور
آپ کا مستور مجذول ہے یہ لاکھوں کوس دور

پاس ہی رکھئے اسے مولا کے تا یوم النشور

از مولانا تابش قصوری بعیر پور

محمد نور صلی اللہ علیہ وسلم

• قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین • اللہ نور السموٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح • یا ایھا النبی انا ارسلنٰک شاھدا و مبشرا و نذیرا و داعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا • یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواھھم و یابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکافرون •

اس پروردگار عالم جل وعلا کا ہزار ہا شکر ہے کہ جس کی ذات مقدس نے تمام کائنات سے پہلے اپنے پیارے محبوب و مکرم جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور مبارک کو پیدا فرمایا اور ہمیں اس نور عظیم کی پہچان کیلئے قرآن کریم میں صاف صاف بیان فرمایا۔

بڑے بڑے مفسرین و محدثین کرام علیہم الرحمۃ والرضوان نے آیات مذکورہ بالا میں کلمہ نورٌ، مثل نورہٖ، سراجا منیرا اور نور اللہ سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود اطہر مراد لیا ہے جس کی قدرے تفصیل یہ ہے۔ ملاحظہ ہو (۱) قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین۔ بیشک آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے بہت بڑا نور اور کتاب روشن ۔ اس آیۃ کریمہ میں کلمہ نور سے مراد حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود اطہر ہے۔ دیکھئے تفسیر ابن عباس صفحہ ۷۲ قد جاءکم من اللہ نور یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیشک آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تفسیر جلالین شریف صفحہ ۹۷ قد جاءکم من اللہ نور ھو نور النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ بیشک آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور وہ نور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ روح المعانی صفحہ ۹۷ قد جاءکم من اللہ نور عظیم وھو نور الانوار والنبی المختار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیشک آیا تمہارے پاس نور اللہ کی طرف سے بہت بڑا نور وہ نور الانوار نبی مختار صلے اللہ علیہ وسلم ہیں مطالع المسرات صفحہ ۲۲۳ ونورہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم والحسی والمعنوی ظاھر واضح یعنی حضور علیہ السلام

حضور کی سیرت پر بے نظیر کتاب الشفاء حصہ اول چار روپے حصہ دوم چار روپے۔ دفتر سوادِ اعظم سے طلب کر کے ملاحظہ کریں۔

ذخیرہ کتب :- سید منور علی شاہ صاحب (امریکہ) پیشکش :- محمد احمد ترازی

کا نور حسی اور معنوی واضح ہے۔ تفسیر صاوی صہ۳۱ میں ہے۔ انہ اصل نور حسی و معنوی یعنی حضور علیہ السلام ہر نور حسی اور معنوی کا اصل ہیں تو تمام نبیوں، اور رسولوں، فرشتوں، لوح و قلم، عرش و کرسی، چاند، سورج اور ستاروں کے انوار اسی نور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پرتو ہیں۔ مولانا جامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

ہم از لوح و قلم تا عرش و کرسی　　از آں نور است گر تحقیق پرسی

ان کے علاوہ تفسیر خازن ج۳ ص۳، تفسیر مدارک ج۱ ص۴۲، تفسیر روح البیان ج۱ ص۳۴۵، تفسیر کبیر ج۳ ص۱۹۵ شفا شریف وغیرہم میں اس نور سے مراد حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

(۲) اللہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہٖ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

(ترجمہ) اللہ آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے، اور اس کی مثال مثل طاق ہے جس میں فانوس روشن ہے۔

اس آیۃ مبارکہ میں مثل نورہٖ سے حضور کا وجود اطہر مراد ہے۔

تفسیر ابن جریر ج۱۸ ص۹۵ جاء ابن عباس الی کعب الاحبار فقال حدثنی عن قول عز وجل اللہ نور السمٰوٰت والارض الآیۃ۔ فقال کعب مثل نورہٖ مثل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی بن الحسن الاودی قال ثنا یحیٰی بن ایمان عن اشعث عن جعفر بن ابی المغیرۃ عن سعید بن جبیر فی قولہ مثل نورہٖ قال محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تفسیر خازن وتفسیر معالم التنزیل ج۵ ص۳۳ مثل نورہٖ ھو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم، قال سعید بن جبیر والضحاک ھو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شفا شریف ج۱ ص۱ تفسیر حقانی ج۵ ص۱۷۲ تفسیر نوری تفسیر محمدی ج۱۷ ص۳۲ میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس، کعب الاحبار، سعید بن جبیر، سہل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں المراد بالنور الثانی ھنا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وقولہ تعالیٰ مثل نورہٖ ای نور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کہ مراد نور ثانی سے اللہ کے قول میں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ہے۔ تفسیر محمدی میں حافظ محمد لکھوی نے بایں الفاظ تفسیر کی ہے کہ

ابن عباس اور کعب احبار دیا معنے ایہہ　　جو نور اللہ دا نبی محمد سینہ طاق ٹھہرایا

مجدد مائۃ حاضرہ اعلیٰحضرت الشاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیۃ کریمہ کا یوں نقشہ کھینچا ہے۔

شمع دل، مشکوٰۃ تن، سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لئے آیا یہ سورہ نور کا

(۳) یا ایہا النبی انا ارسلنٰک شاھدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا۔ اس آیۃ کریمہ میں سراجاً منیراً سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں۔ شفا شریف میں قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ وقد سماہ اللہ تعالیٰ فی القرآن نورا وسراجا منیرا۔ بیشک قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کا نام نور اور سراج منیر (چمکتا ہوا آفتاب) رکھا۔ مولوی رشید احمد گنگوہی نے امداد السلوک میں تحریر کیا ہے۔ نیز ادحق تعالیٰ فرماید کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شاہد، مبشر، نذیر، داعیا الی اللہ وسراج منیر فرستادہ ایم۔ و منیر روشن کنندہ نور دہندہ را گویند (ترجمہ) نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو ہم نے حاضر و ناظر، خوشخبری دینے والا، ڈر سنانے والا، اللہ کی طرف بلانے والا، سراج منیر بنا کر بھیجا۔ منیر روشنی کرنے والے اور نور دینے والے کو کہتے ہیں مولوی محمد ادریس صاحب کاندھلوی نے مقاماتِ حریری کے مقدمہ میں ایک نظم لکھی جس میں سراجاً منیراً کا بایں الفاظ ذکر کیا

سِرَاجٌ مُنِیْرٌ کَشَمْسِ الضُّحٰی　　وَخَیْرُ الْبَرَایَا وَنُوْرٌ قَدِیْم

(۴) یریدون ان یطفؤا نور اللہ بافواھھم ویابی اللہ الا ان یتم نورہٗ ولو کرہ الکافرون۔ کافر ارادہ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو مونہوں سے بجھا دیں مگر اللہ نے اپنے نور کو پورا کرنا ہے اگرچہ کافر برا جانیں۔ حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے قول یریدون ان یطفؤا نور اللہ میں فرمایا یقول یریدون ان یھلکوا محمدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کفار چاہتے ہیں اپنے مونہوں سے اللہ کے نور کو مٹا دیں یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہلاک کر ڈالیں۔

مولانا ظفر علی خاں نے کیا ہی خوب کہا ہے۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن　　پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

حضرت امام الائمہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسئلہ نور کے بارے میں اپنا عقیدہ سرکار دو عالم کے حضور یوں پیش کرتے ہیں۔

انت الذی من نورک البدر اکتسیٰ
والشمس مشرقۃ بنور بہائک

(ترجمہ) آپ وہ کہ چودھویں رات کے چاند نے روشنی کا لباس آپ کے نور سے پہنا اور سورج بھی آپ کے نور حسن سے روشن ہے۔

حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سر الاسرار ص۱۳ پر ایک حدیث قدسی نقل کرتے ہیں قال اللہ عز وجل خلقت روح محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم من نور وجہی کما قال النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اول ما خلق اللہ روحی اول ما خلق اللہ نوری (ترجمہ) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی روح پر فتوح کو اپنے چہرے کے نور سے پیدا کیا، جیساکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے روح کو پیدا کیا، اور سب سے پہلے میرے نور کو پیدا کیا۔

اسی پر اکتفا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ بصدقہ نور حبیب عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری بصر و بصیرت کو روشن فرمائے۔

(وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین)

ڈیرہ غازی خاں

امیر اعلیٰ پاک سُنی تنظیم حضرت مولانا غلام جہانیاں صاحب نے ۶؍۲۳ کو خیراتی شفاخانہ پاک سُنی تنظیم کا افتتاح کیا افتتاح کے وقت قائد اعظم روڈ نعرہ تکبیر، نعرہ رسالت، پاکستان زندہ باد، پاک سُنی تنظیم زندہ باد، امیر اعلیٰ پاک سُنی تنظیم زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ افتتاح کرتے ہوئے اُنہوں نے اعلان کیا کہ ہم اپنے منشور کو عملی جامہ پہنانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ ہم اپنے کئے گئے وعدوں کا جلد ہی ایفا کریں گے۔ مالی مشکلات کے باوجود ہم نے غریب و نادار عوام کے لئے جو کہ طبی اخراجات برداشت کرنے سے قاصر ہیں۔ طبی سہولتیں مہیا کرنے کی پوری کوشش کی ہے انہوں نے میاں اللہ بخش صدر پاک سنی تنظیم ڈیرہ غازی خاں شہر کی خدمات کو سراہا۔ جو کہ وہ دین و ملت کی سربلندی کے لئے کر رہے ہیں۔ امیر اعلیٰ نے کہا کہ ہم جا بجا دارالمطالعے، شفاخانے اور تعلیمی و تربیتی مراکز کھول رہے ہیں، تاکہ عوام کو بیدار کیا جائے۔ تحریک پاکستان کے وقت عوام میں جو جذبہ اور جوش و خروش تھا وہ پاکستان بننے کے بعد سیاست دانوں کی دھڑے بازیوں اور خودغرضیوں کی وجہ سے ماند پڑھ گیا۔ کیونکہ یہ اس کا منطقی نتیجہ ہے۔ ہم عوام میں وہ جذبہ وہ ولولے وہ مقاصد وہ قربانی وہ شجاعت وہ عزائم پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جنہوں نے ۳۱۳ بے سر و سامان مجاہدوں کو ہزاروں جنگجوؤں کے مقابلہ میں لا کھڑا کیا۔ ہم وہ شجاعت اور باطل کے آگے سر نہ جھکانے کا جذبہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جو ۲۲ آدمیوں کو ۲۰۰۰ کے مقابلہ میں لایا۔ ہم عوام میں وہ شعور پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جس نے اپنے سے تین گنا زیادہ قوم کی زبردست مخالفت مزید برآں اپنی قوم میں سے کئی جن میں حب الوطنی اور جذبہ قومیت مفقود تھی کی مخالفت کے باوجود دنیا کے نقشے میں پاکستان کا جھنڈا گاڑ دیا۔ ہم افراد میں مذہب و ملت پر قربان ہونے کا جذبہ پیدا کریں گے ہماری کوشش ہے کہ ہم ایک ایسی قوم پھر خلفائے راشدین کے زمانے جیسا عدل اور انصاف، حب الوطنی، رواداری، اسلامی جمہوریت اور حسن سلوک پیدا ہو۔ اس مقصد کیلئے ہم جلد ہی ایک تبلیغی کالج کھولنا چاہتے ہیں۔ اُنہوں نے قوم سے اپیل کی کہ وہ پاک سُنی تنظیم کے ساتھ تعاون کر کے دین و ملت کی خدمت کیلئے متحد ہو

مجددِ ملت اعلیحضرت کی مبارک زندگی

(از مولانا شبیر احمد صاحب دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور)

یہ ایک سنت الٰہیہ ہے کہ جب ظلم و ستم کے بادل امڈ آتے ہیں اور باد سموم کے دماغ سوز جھونکے اپنی پوری قوت سے چلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی مدافعت فرما دیتا ہے۔ اور جب رنج و قلق سے قلوب عالم محیط ہو جاتے ہیں تو اس کا مداوا بھی کر دیا جاتا ہے راحت و چین کی دولت بھی میسر ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ عالم انسانیت ہی سے کسی فرد کو مشکلات دنیا کے حل کا باعث بنا دیتا ہے اور وہ مرد خدا اعلائے کلمۃ اللہ میں اپنی تمام تر کوششیں صرف کر دیتا ہے اگرچہ دنیا اسے سب و شتم کا نشانہ بھی بنائے اور گالی گلوچ کو اس کے حق میں طرۂ امتیاز بھی سمجھے اور کافر کافر گر مشرک بدعتی انگریز کا ایجنٹ وغیرہم من الخرافات جیسے مکروہ کلمات سے یاد بھی کرے لیکن وہ مرد حق سنت مصطفوی کا شیدا و شراب عشق رسول سے مخمور قال اللہ قال الرسول میں شب و روز بسر کرنے والا نیک انسان سب کو پکارتے ہوئے یوں کہتا ہوا نظر آتا ہے ؎

وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ وہ وار وار سے پار ہے

غرضیکہ اس کی تمام زندگی خدمت دین متین کے لئے ہی وقف ہوتی ہے شب و روز عشق رسول کا سبق دینا ہی اس کے لئے مقصد حیات ہوتا ہے اسی لئے ہماری نظر میں اعلیحضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت استاذ العلماء العرب والعجم حضور مولینا شاہ مفتی محمد احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مبارک زندگی کا تھوڑا سا تذکرہ سپرد قلم کرتے ہیں ؎

گر قبول افتد زہے عز و شرف

ولادت شریف ۱۰ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ بروز ہفتہ بوقت ظہر اس خاکدان عالم کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرمایا اور حضور اعلیٰ حضرت نے اپنی تاریخ ولادت خود ہی اس آیت مبارک سے استخراج فرمائی اولٰئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ

نسب نامہ عبد المصطفےٰ احمد رضا خان صاحب ابن مولینا نقی علی خان ابن مولانا حافظ کاظم علی خاں ابن مولانا شاہ محمد اعظم خاں ابن حضرت محمد سعادت یار خاں ابن حضرت مولانا سعید اللہ خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

خاندانی کوائف حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے آباؤ اجداد ملک قندھار کے ایک معزز قبیلہ کے پٹھان تھے جہاں انہیں دینی جذبہ حاصل تھا وہاں دنیاوی مہذ سے بھی ممتاز نظر آتے ہیں شجاعت و بہادری ان کے خمیر کا جزو لاینفک ہے یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت جدی پشتی علامہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک مرد مجاہد اور نڈر سپاہی کی حیثیت سے بھی نمایاں مقام کے مالک ہیں آپ کے آباؤ اجداد سے حضرت سعید اللہ خاں رحمۃ اللہ علیہ جو کہ دہلی میں شش ہزاری کے منصب جلیل پر فائز تھے۔ اور شجاعت جنگ کے خطاب سے مخاطب تھے ان کے صاحبزادے سلطنت کی طرف سے ایک مہم سر کرنے کے لئے جو کہ بریلی اور روہیل کھنڈ کی طرف تھی گئے کامیابی پر بریلی ہی کے حاکم مقرر ہوئے اس طرح اور بھی واقعات ہیں مگر اختصار پیش نظر ہے۔

علمی زندگی حضور اعلیٰ حضرت اپنی بالکل بچپن کی عمر میں ہو کر بھی زمانے کے ممتاز علماء میں شامل تھے آپ کے علمی تبحر کا اندازہ آپ کی تصنیفات کی ورق گردانی سے لگایا جا سکتا ہے اور بالخصوص فتویٰ رضویہ کی بارہ جلدیں جو کہ ہزاروں صفحات پر مشتمل ہیں اور الدولۃ المکیہ حضور سرکار دو عالم کے علم غیب میں ایک نفیس علمی تحقیق ہے جس کا مخالفین آج تک جواب نہیں دے سکے۔

؎ ایں سعادت بزور بازو نیست

شاعرانہ زندگی یوں تو دنیا میں شاعروں کی بہتات ہے اور ہر ایک اپنے اپنے رنگ میں فن شاعری سے فائدہ اٹھاتا ہے اور دنیا کو خوش کرنے کے لئے دنیا داروں کی شان میں طویل قصیدے بھی چھاپے جاتے ہیں لیکن اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا دامن اس سے بھی بالکل منزہ و مبرہ ہے بلکہ آپ تو اپنی ایک نعت میں یوں فرماتے ہیں۔

سکروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں تیرے بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں

اعلیحضرت کی تمام تر زندگی اپنے دانائے کل عن النقائص والعیوب ہی کی نعت میں بسر ہوئی نظم میں ہو یا نثر میں اور اس کی شاعرانہ فصاحت کی داد دنیا کے مشہور معروف شعراء کو دینی پڑی ہے اسی سلسلے میں ہم کئی واقعات لکھتے مگر اختصار ملحوظ ہے۔

اعلیحضرت اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آپ نے اپنی خداداد علمی ترنوں سے جہاں علمائے حرمین طیبین سے داد تحسین حاصل کی ہے وہاں اپنی نعت خوانی عاجزی و نیازمندی سے اپنے آقا و مولانا تاجدار انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر رحمت میں منظور ہونے کا شرف بھی حاصل کر لیا اس سلسلہ میں ہم صرف ایک واقعہ تحریر کرتے ہیں استاذ العلماء مولانا علامہ حافظ عبد العزیز شیخ الحدیث دار العلوم اشرفیہ مبارک پور فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ دہلی میں ایک بزرگ تشریف لائے ان سے تشریف لانے کا مقصد پوچھا گیا تو فرمایا مقصد تو بڑا مبارک تھا لیکن حاصل نہ ہو سکا افسوس ہے وہ یہ کہ ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ کو سرکار کی زیارت ہوئی کہ صحابہ کرام کی جھرمٹ میں جلوہ افروز ہیں معلوم ہوتا ہے کہ کسی کی انتظار ہے انتظار کے متعلق عرض کیا گیا یا رسول اللہ کس کا انتظار ہے تو فرمایا کہ احمد رضا خاں کا۔ میں نے پوچھا وہ احمد رضا کون ہے تو فرمایا ہندوستان بریلی کے باشندے ہیں بیدار ہوتے ہی تحقیق سے معلوم ہوا کہ وہ ابھی بقید حیات ہیں اور بہت بڑے عالم ہیں ملاقات کے لئے بریلی پہنچا تو یہی تاریخ وصال ہے۔

وصال شریف اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ بروز جمعۃ المبارک عین جمعہ کے وقت ۲ بجکر ۳۸ منٹ پر عالم فانی سے انتقال فرما کر اپنے حقیقی محبوب سے جا ملے اور حیات ابدی سے ہمکنار ہوئے اور ۶۸ سال کی عمر شریف پا کر اپنے لاکھوں مریدوں شاگردوں عزیزوں تمام سنیوں کو داغ مفارقت دے گئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

ایک غلطی کی اصلاح سواد اعظم ۵ جولائی کے صفحہ ۳ پر نماز کے ضروری مسائل میں سوال ۱۲ کا جواب کچھ غلط درج ہو گیا ہے صحیح یہ ہے۔

صبح صادق ہونے پر صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب کے وقت بلکہ طلوع آفتاب کے انیس منٹ بعد بھی نفل اور قضا نماز پڑھنی منع ہے طلوع آفتاب کے بیس منٹ بعد ہی ہر قسم کے نوافل۔ نماز اشراق اور سنت فجر جو رہ چکی وہ پڑھ سکتا ہے صبح صادق ہونے پر صرف دو سنت فجر اور بعد میں روشنی ہونے پر دو فرض کے سوا کسی قسم کے نفل پڑھنے کی اجازت نہیں زوال کے وقت بھی نفل پڑھنے منع ہیں اور زوال سے پہلے بھی اس صورت میں قضا نماز اور نفل پڑھنے منع ہیں جب کہ یہ امکان ہو کہ نفل ختم ہونے سے پہلے زوال کا وقت شروع ہو جائے گا۔ زوال میں قضا نماز پڑھنی بھی منع ہے اور ایسی صورت میں طلوع آفتاب سے پہلے بھی دو رکعت سنت فجر اور دو رکعت نماز فرض فجر پڑھنی منع ہے جب کہ یہ امکان یا یقین ہو کہ ارکان و آداب کے ماتحت نماز شروع کرنے کے دوران میں آفتاب طلوع ہونا شروع ہو جائے ایسی صورت میں فجر اور دو رکعت نماز فجر فرض، فجر پڑھنی منع ہے جب کہ امکان صورت میں فجر اور دو رکعت نماز فرض فجر پڑھنی منع ہے جب کہ امکان اور یقین ہو۔ کہ دو سنت فجر کے اختتام سے پہلے طلوع آفتاب شروع ہو جائے گا۔ ایسی صورت میں طلوع آفتاب ہونے کے بیس منٹ بعد یعنی ایک نیزہ سورج بلند ہونے پر نماز پڑھے۔

اور غروب آفتاب میں جب بیس منٹ رہ جائیں تو سابقہ قضا نماز پڑھنی بوجہ وقت کی کراہت کے منع نہیں۔ البتہ عصر اس دن کی غروب آفتاب سے بیس منٹ پہلے اور غروب آفتاب کے وقت بھی پڑھ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ سابقہ ایام اور دور کی قضا نمازیں

صبح غروب آفتاب میں جب بیس منٹ رہ جاویں بعد عصر اور غروب آفتاب کے وقت بھی منع ہیں اور سابقہ قضا نمازیں بھی بعد عصر ایسے وقت میں پڑھنی بھی منع ہیں جبکہ شروع کرنے کے اور اختتام کے دوران میں بیس منٹ بقایا غروب آفتاب رہ جانے کا امکان ہو۔ جب یہ یقین ہو کہ بعد عصر کے قضا نماز ادا کروں گا تو ادا کرنے اور سلام پھیرنے کے بعد دو تین منٹ بعد میں بیس منٹ غروب آفتاب میں رہ جاویں گے تب قضا نماز بعد عصر پڑھ سکتا ہے۔ مدنی شفاق احمد

صحابہ کرام اور اولیاءِ عظام سے مجالسِ میلاد شریف منانے کا ثبوت

(از صوفی مشتاق احمد کوٹلوی)

اولیائے عظام کو مجالس میلاد شریف سے جو عقیدت و محبت رہی اور ہے۔ وہ محتاجِ بیان نہیں تاہم مختصراً عرض کرتا ہوں تاکہ مدلل دلش کی طرح خواص وعوام پر ظاہر ہو جاوے کہ میلاد شریف کی محافل کا قیام اولیائے عظام کے معمولات اور عقائد میں داخل رہا۔ بلکہ اس محبوب ترین عمل کے اختیار کرنے سے اُن کو رضائے الٰہی کے بلند مقامات نصیب ہوئے۔

(۱) حضرت علامہ سید زینی رحمۃ اللہ علیہ درر سنیہ میں فرماتے ہیں۔

من تعظیمہٖ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الفرح بلیلۃ ولادتہٖ وقراءۃ المولود والقیام عند ذکر ولادتہٖ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واطعام الطعام وغیر ذالک مما یعتاد الناس فعلہ من انواع البر فان ذالک کلہ من تعظیمہٖ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(ترجمہ) حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شب ولادت کی خوشی کرنا اور مولود شریف پڑھنا اور ذکرِ ولادت اقدس کے لئے کھڑا ہونا اور مجلس شریف میں حاضرین کو کھانا دینا حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم سے ہے اور اُن کے سوا اور نیکی کی باتیں کہ مسلمانوں میں رائج ہیں۔ یہ سب حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم سے ہیں۔

(۲) حضرت مولینا عثمان ابن حسن دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ رسالہ اثبات القیام میں فرماتے ہیں

القیام عند ذکر ولادت سید المرسلین امرٌ لا شک فی استحبابہٖ واستحسانہٖ۔

(ترجمہ) ذکر ولادت شریف کے وقت قیام کرنا بے شک مستحب ومستحسن فعل ہے یعنی حد سے زیادہ اجر وثواب کا عمل ہے۔

(۳) حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مجالس میلاد شریف کرنیوالے اور قیام کے ساتھ سلام عرض کرنے والے تمام اسلامی شہروں کے اولیائے عظام و فقہاء ومشائخ کرام اور مسلمان ہیں۔ صرف ہندوستان ہی کے شمار کر لیجئے۔ اور صرف طبقۂ علمائے ذی شان واولیائے عظام کے اسمائے گرامی ہی ذہن میں رکھ لیجئے۔ حضرت مولانا فضل حق خیرآبادی، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور اُن کے والد ماجد اور دادا رحمہم اللہ اجمعین اور حضرت مولانا فضل رسول بدایونی رحمۃ اللہ علیہ اور تمام علمائے فرنگی محل لکھنؤ اور دیگر شہروں کے علماء ومشائخ اور حاجی امداد اللہ مکی رحمۃ اللہ سب مجالس میلاد شریف کیا کرتے تھے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد ماجد شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے لکھتے ہیں۔ کہ وہ ہر سال محفل میلاد شریف منعقد فرمایا کرتے تھے۔

(۴) اور حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ مشرب فقیر کا یہ ہے۔ کہ محفل میلاد شریف میں شریک ہوتا ہوں۔ بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں۔ اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ)

(۵) چونکہ ۱۲ ربیع الاول شریف کو تاجدار دوعالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریف ہوئی ہے اس لئے اہل اسلام اس مقدس مہینہ میں ولادت شریف کی خوشی مناتے ہیں۔ کسی وقت مدینہ منورہ میں مسجد نبوی اور مکہ معظمہ میں حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام ولادت شریف پر یہ خوشی منائی جاتی تھی۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ میں ایک مرتبہ مکہ معظمہ میں حاضر ہوا۔ وہاں پر محفل میلاد کا انتظام تھا۔ میں بھی اس مقدس محفل میں شریک ہوا جس میں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل وکمالات بیان کئے گئے۔ ابھی محفل پاک جاری تھی کہ اس جگہ انوار بلند ہوئے جب میں نے غور کیا۔ تو میں یہ سمجھا۔ کہ یہ عجائب اُن ملائکہ کا تھا جو سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر شریف سننے کے لئے حاضر ہوئے تھے۔ یہ بھی پتہ چلا۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر سننے کے لئے آسمان سے فرشتے بھی حاضر ہوتے ہیں۔ اور یہ بات بھی معلوم ہوئی۔ کہ ولادتِ شریف کی خوشی منانا باعث برکت ورحمت ہے۔ اسی لئے یہ محبوب ترین عمل علمائے اہل سنت و اولیائے عظام کے دستورات مقدسہ میں داخل رہا۔ اولیائے عظام ہر اُس عمل کا اختیار کرتے ہیں۔ جو کہ رضائے الٰہی اور رضائے سرور دوعالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حصول میں معاون اور قربِ الٰہی کے جلد قریب تر کرنے والا ہو۔ اسی لئے ہم کما مسلمان محافل میلاد شریف قائم کرتے۔ رہتے ہیں۔ ان مجالس میں آپ کے مبارک حالاتِ ولادت اور شان وفضائل اور آپ کے تشریف لانے کے اذکار سنائے جاتے ہیں جن کے سننے اور سنانے سے خواص وعوام کے ایمان زندہ ہوتے ہیں۔ حضور پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت صادقہ میں ترقی نصیب ہوتی ہے۔ جو کہ اطاعتِ مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف راغب کرتی ہے۔ اور محبتِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اطاعتِ صادقہ نصیب ہونے سے دونوں جہان کی سعادتیں مل جاتی ہیں۔

(۶) حضور پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنا میلاد شریف خود کرنا

میلاد شریف ذکر ولادتِ مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سنانے کا نام ہے۔ اور حدیث شریف میں آپ کا میلاد شریف خود کرنا ثابت ہے۔ جیسا مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۱۳ میں ہے۔ ترجمہ۔ یعنی آپ فرماتے ہیں کہ میں اُس وقت بھی اللہ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا ہوا تھا۔ جب کہ حضرت آدم علیہ السلام اپنی مٹی اور خمیر میں تھے۔ اور میں تمہیں اپنی ابتدا کی خبر دیتا ہوں۔ میں دعائے ابراہیم کا نتیجہ ہوں۔ اور میں بشارتِ عیسےٰ ہوں جو آپ نے ولادت کے وقت دیکھا تھا۔ والدہ سے میری ولادت کے وقت ایک ایسا نور ظاہر ہوا تھا۔ جس کی روشنی سے ملک وشام کے محل روشن ہو گئے۔ سو اس سے بھی ثابت ہوا کہ میلاد شریف کا قیام کرنا اس لحاظ سے سنت بھی ہے۔ اور حضور پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ مبارک کے حالات سننا اور سنانا آپ کی خوشنودی کا بہترین ذریعہ ہے۔

نیز فرمایا۔ ومن کرامتی علی ربی ولدت مختونا۔ ترجمہ۔ کہ میرے رب کی طرف سے یہ میری کرامت ہے کہ میں ختنہ شدہ پیدا ہوا ہوں۔ تو معلوم ہوا کہ جب حضور پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ولادتِ مبارک کے حالات خود سنائے تو جو مومن ذکر ولادت سننے اور سنانے کے مجالس میلاد کرے گا آپ کے شان وفضائل سنے گا۔ تو یقیناً سرور دوعالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل رضامندی کا مقام نصیب ہوگا۔ محبت واطاعت اور ذوق شوق کی طرف قدم دن بدن بڑھے گا جو کہ اعلیٰ روحانی مقاصد کے حصول کے لئے بنیادی وصف ہے۔

(۷) میلاد شریف میں بموقع قیام صلوٰۃ والسلام پڑھنا

ہم جو مجالس میلاد شریف میں قیام کے وقت صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں۔ تو ہمارا یہ عمل بھی عین سنتِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق ہے۔ جیساکہ شرح الشفاء ج ۲ صفحہ ۱۱۶ میں ہے۔ کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا دخل المسجد قال صلے اللہ علیہ محمد وسلم۔ یعنی حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں تشریف لاتے تو یوں فرماتے۔ صلے اللہ علی محمد وسلم۔ مسجد میں آنے کی صورت میں کھڑے کھڑے ہی آنا ہوا کرتا ہے۔ تو حالت قیام میں صلوٰۃ وسلام پڑھنا سنت مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا۔

(باقی آئندہ)

غلط مسائل اور انکی عقلی دلائل سے اصلاح

غلط مسئلہ نمبر ۲ حضور پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یوم ولادت کی خوشی میں ۱۲ ربیع الاول یا کسی مقررہ یا غیر مقررہ تاریخ پر محفلِ میلاد کرنا شرک عظیم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکمل ناراض کرنے والا اور شیطان کو مکمل خوش کرنے والا عمل ہے۔ اور یہ اچھا عمل نہیں ہے۔ محفل میلاد کی مجالس کا ترک کرنا اچھا عمل ہے۔ جس سے مولے کریم خوش ہوتا ہے۔ اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی۔ مگر شیطان ترکِ مجالس میلاد سے کمل ناراض ہوتا ہے۔

اصلاح یہ بھی مکمل غلط مسئلہ ہے۔ صحیح مسئلہ یہ ہے۔ کہ سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شبِ ولادت یا یوم ولادت شریف کی خوشی میں ۱۲ ربیع الاول کو مجالس میلاد کرنا یا ہر ماہ ہر ہفتہ یا ہر روز محافل میلاد کرنا اصل توحید اور شرک عظیم کو توڑنے والا بہترین عمل صالح ہے اور اللہ تعالیٰ اور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کامل خوش کرنے والا اور شیطان کو ازحد کمل ناراض کرنے والا عمل ہے۔ اور یہ نہایت ہی بہترین عمل صالح ہے۔ مجالس میلاد کے عمل کو برا جاننا یا ترک کرنا بدترین عمل ہے جس سے مولے کریم اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ازحد ناراض ہوتے ہیں۔ مگر میلاد کی مجالس کو منقد نہ کرنے اور میلاد کی محافل کو برا جان کر ترک کرنے سے صرف ایک واحد شیطان ہی ازحد ناراض ہوتا ہے یا اس کی ذریت۔

دلائل محفل میلاد تب شرک عظیم ہو سکتا تھا جبکہ اللہ تعالیٰ کا بھی یوم میلاد ہر سال ہر ماہ یا کبھی کبھی منایا جاتا ہو۔ اور پھر اس کے مقابلہ میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یوم ولادت کی خوشی منانے میں مجالس میلاد کا انعقاد بعد میں ایجاد کیا ہو۔ کیونکہ شرک کے معنی برابری اور صفات میں ازلی وابدی شریک کرنے کے ہیں۔ تو کون ہے وہ ولوث سے بے ذلوت ہے اور جھوٹے سے جھوٹا ہے۔ جو یہ کہہ دے کہ ہاں اللہ کا یوم میلاد بھی منایا جاتا ہے۔ اتنا جھوٹ کہنے کی کسی جھوٹے کو جرأت نہیں۔ اللہ تعالیٰ پیدا ہونے اور اس کے ہاں پیدا ہونے ہر دو امور سے پاک ہے اور منزہ ہے۔ وہ پیدا نہیں ہوا۔ ازلی اور ابدی ہے۔ تو پھر سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میلاد شریف منایا شرک کیسے ہوا۔ بلکہ اصل توحید اور شرک کو توڑنے والا اس لئے ہوا۔ کہ حضور پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یوم ولادت کی خوشی میں مجالس میلاد منانے سے آپ کی پیدائش مبارک کے جب حالات بار بار ہر محفل میں بیان ہوتے رہیں گے۔ تو مسلمانوں کو یہ وہم اور گمان بھی آپ کے بارے پیدا نہ ہوگا کہ آپ خدا ہیں بلکہ پیدائش مبارک کے حالات سے سننے اور سنانے سے دل و دماغ پر یہ بات نقش کا لحجرا ہو جائے گی کہ جو پیدا ہوا ہو۔ وہ ہرگز اللہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ مخلوق ہوتا ہے۔ اور اللہ اللہ ہی ہے اور حضور پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی مخلوق۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ تمام مخلوقات میں سے انبیائے عظام رسُل کرام کی بہتر مخلوق میں سے بھی بہتر اور ان سے افضل ضرور ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ میلاد کی مجالس کا قیام تو شرک کی دھجیاں اڑانے والا اور راہ توحید پہ تا زندگی ثبات سے قائم رکھنے والا عمل ہے۔

اب رہا کہ میلاد کی مجالس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تو یہ بھی غلط۔

بلاتشبیہ اگر کسی شخص سے کسی کی محبت ہو۔ تو وہ اپنے محبوب دوست کے ہاں فرزند ہونے پر اسے مبارک باد دے اس کے پیدا ہوئے ہوئے فرزند کو دس بیس یا سو کا نوٹ دے یا فرزند کے باپ کو مبارک باد دے کر لڑکے کے لیئے نوٹ سلوشی میں دے یا ایک عظیم الشان جلسہ یا ٹی پارٹی کا انعقاد خوشی میں کرے اور امرا و غربا کو دعوت عام دے کر ان کو عمدہ کھانا کھلائے تو اس کے اس عمل کو اس شخص کو حد سے زیادہ اس سے محبت صادقہ پیدا ہو جائے گی اور اسے اپنے خاص الخاص دوستوں میں شمار کرے گا اس کے احباب واقارب بھی اس کو عزت و قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ اور عقل تسلیم نہیں کرتی کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ ہاں اس علیم جشن اور ٹی پارٹی کی محافل سے جس میں دوست کے ہاں فرزند ہونے کی خوشی منائی جا رہی ہے۔ وہ ہی ناراض ہوں گے اور حسد و بغض سے جل بھن کر خاک ہوں گے جو کہ اس کے پکے اور کھلم کھلا دشمن یا منافقانہ صورت میں دوست ہوں گے لڑکے کی پیدائش کی خوشی میں جو جو شخص حسد اور بغض سے جلے گا اس شخص کو علم ہونے پر ان سے ازحد عداوت اور ناراضگی و غضب پیدا ہوگا۔ تو اسی طرح جب حضور پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب اعظم اور افضل الرسل سید البشر اور اللہ کے نور ہیں۔ تو ان کے یوم ولادت میں آپ کی تشریف آوری پر مجالس میلاد قائم کرنے والے مسلمانوں اور خوشی و مسرت کا اظہار کرنے والے مومنین سے مولے کریم اور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کمل خوش ہوں گے اور ان کو اپنا محبوب بنالیں گے کہ یہ خوشی میں مجالس میلاد قائم کرتے رہے اور مجالس کو زیب و زینت سے آراستہ کر کے ہر قسم کا خرچہ شرینی۔ تقسیم طعام کرتے رہے علمائے ربانی کو مجالس میں بلا کر ذکر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سنتے رہے۔ اور نعت خواں سے حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح سن کر ایمان تازہ کرتے رہے۔ ہاں ان مبارک مجالس کی میلاد کے انعقاد اور آپ کی خوشی میں ہر قسم کے اعمال صالحہ کو بجا لانا مال اور وقت خرچ کرنے سے صرف ایک واحد شیطان اور اس کی ذریت ضرور ازحد ناراض اور جل بھن کر خاک ہوگی۔ اور اپنے سر پہ خاک کا اس یوم ولادت کے مخصوص دن اور اس مخصوص ماہ ربیع الاول میں ڈالتی رہے گی۔ اور شیطان اور اس کی ذریت کا مجالس میلاد اور حضور پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل وکمالات سننے اور سنانے سے ازحد ناراض ہونا اور جل بھن کر خاک ہونا اس کا یہ کوئی نیا کام نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام کے خلیفہ خدا مقرر کئے جانے پہ اور ان کی تعظیم کروانے کا حکم الٰہی ملنے پہ جل بھن کر خاک ہو گیا تھا۔ اور تعظیمی سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اور تعظیمی سجدہ سے صرف انکار ہی نہیں کیا بلکہ تعظیمی سجدہ حضرت آدم علیہ السلام کو کرنے کو برا اور شرک جانتا تھا۔ اور توحید سمجھتا تھا۔ حالانکہ اس کا یہ اجتہاد حکم الٰہی اور صریح نص قرآنی کی موجودگی میں باطل تھا۔ اس کا سجدہ نہ کرنا در اصل شرک اور حد سے زیادہ برا کام تھا۔ مگر بوجہ جہالت علمی اور بغض نبی کے وہ اپنے انکارِ سجدہ کے عمل کو اچھا اور بہترین عمل اور اصل توحید سمجھتا رہا۔ تو یہ شیطان تو انبیائے عظام کا پرانا دشمن ہے۔ اور تمام انبیائے عظام سے بڑھ چڑھ کر سب سے زیادہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے۔ شیطان کی دشمنی حضرت آدم علیہ السلام سے اس لئے ہوئی۔ کہ کیوں ان کو خلیفۃ اللہ بنایا گیا اور کیوں ان کو کمالاتِ نبوت سے نوازا گیا۔ بوجہ حسد کی آگ کے جل بھن کر راکھ ہو گیا۔ اور ان کا اور ان کی اولاد کا دشمن بن گیا۔ ان کی اولاد کا دشمن بھی اسی لئے بنا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دوسری مخلوق سے اشرف و اکرم بنایا۔ تو انسان سے بھی بوجہ کرامت اور بزرگی کے اور اولادِ آدم ہونے کی وجہ سے دشمنی کرنے لگا۔ چونکہ سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انبیائے عظام و رسل کرام کے مجموعہ کمالات واختیارات وفضائل سے اور اس کے علاوہ خصوصی کمالات واختیارات سے نوازا گیا۔ اس لئے شیطان کی دشمنی دیگر انبیاء عظام و صالحین سے جو تھی۔ اس سے بے شمار گنا حضور پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی دشمنی ہو گئی۔ اور شیطان لعین اللہ تعالیٰ کا بھی زبردست دشمن اس لئے بنا کہ مولے کریم نے انبیائے عظام اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیارات و نبوت وفضائل سے کیوں نوازا۔ تو جب ثابت ہوا کہ شیطان انبیائے عظام اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن رہا اور ہے اور تا قیامت رہے گا۔ تو میلاد کی مجالس اور حضور پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یوم ولادت کی خوشی میں جلسے قائم کرنے اور جلوس نکالنے وغیرہ کو برا جاننا اور ان اعمال سے روکنا شیطان کا کام ہوا۔ کیونکہ وہ آپ کی شان وعظمت

کے اظہار کے اعمال حسنہ سے وہ جلتا ہے۔ اور اُسے دکھ ہوتا ہے۔ ان اعمال حسنہ سے شیطان سادہ لوح عوام ہی سے جن کو روکنے میں کامیاب ہو جائے تو شیطان اُن پر بے حد خوش ہوتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میرا مقصد پورا ہوا۔ مگر ایسے لوگوں پر مولےٰ کریم اور سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم از حد ناراض ہو جاتے ہیں۔ اور جب تک توبہ کر کے ان اعمال میلاد شریف۔ صلوٰۃ و سلام اور ہر قسم کی تعظیم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار نہ کرے جن کو وہ پہلے اختیار رکھتا تھا۔ مولےٰ کریم اس پر ہرگز ہرگز خوش نہیں ہوتے اور یہ بھی ناممکن ہے۔ کہ حضور پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یوم ولادت کی خوشی میں مجالس میلاد اور صلوٰۃ و سلام کی مجالس اور قسم قسم کے جائز محبوب اعمال صالحہ کئے جاویں تو حضور پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض ہوں۔ جیسے کہ کوئی اپنے دوست کے پیدائش کے دن کی خوشی کرے۔ اس دن دعوت عام کرے۔ قسم قسم کے کھانے پکا کر خواص و عوام میں تقسیم کرے ہر سال دوست کے پیدائش کی مقررہ تاریخ پر اس کے زندگی کے حالات کامیابی اور خدمتِ خلق کے اعمال کو خود بیان کرے۔ یا مقررین سے اس کی زندگی کے حالات پر روشنی ڈالے۔ تو وہ دوست از حد اس پر خوش ہوگا اور محبت میں خاص ترقی ہوگی اور یہ ناممکن ہے کہ وہ اپنے دوست پر اپنے یوم پیدائش کی خوشی میں مختلف اعمال صالحہ منانے پر ناراض ہو۔ بلکہ راضی ہونا یقینی ثابت ہوتا ہے۔ اور محبت میں اضافہ ہوگا۔ بالکل ایسے ہی حضور پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے یوم ولادت شریف منانے اور مجالس میلاد قائم کرنے اور مختلف شرعی اعمال حسنہ کرنے جن سے شانِ رسالت کا اظہار ہو۔ از حد خوش ہوں گے میلاد اور ایسے پاکیزہ اعمال کرنے والوں کو اپنا دوست بنالیں گے۔ اور ان اعمال حسنہ مذکورہ سے روکنے والوں اور بُرا سمجھ کر ترک کرنے والوں پر از حد ناراض ہوں گے۔ تو معلوم ہوا کہ مجالس میلاد سے مولا کریم اور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہوتے ہیں۔ اور ان اعمال کو منع۔ شرک اور بُرا جان کر ترک کرنے والوں پر از حد ناراض۔ اللہ تعالےٰ سب مسلمانوں کو ایسی مبارک مجالس قائم کرنے کی طرف زیادہ سے زیادہ راغب کرے اور شیطان کے مکر و فریب اور مغالطوں سے مسلمانوں کو محفوظ و مامون رکھے۔ تاکہ ان کے دھوکہ میں آکر یہ اعمال حسنہ ترک کر کے اپنا ایمان اور عاقبت برباد نہ کر بیٹھیں۔

غلط مسئلہ ۸ مجلس میلاد میں قیام کرنا شرک ہے اور گناہ ہے۔ قیام صرف اللہ تعالےٰ کی مخصوص عبادت نماز کے لئے صرف اللہ کے لئے ہے۔ اور حضور پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکرِ ولادت کے اختتام پر تعظیماً کھڑا ہونا اس لئے شرک ہوا کہ اللہ کے لئے بھی قیام اور پھر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بھی قیام۔ اور قیام میں اللہ کے سوا دوسرے کو شریک کرنا شرک ہے۔ نماز میں بھی قیام ہو۔ اور وہی قیام ذکرِ مصطفےٰ میں ہو۔ یہ کہاں کی عقلمندی ہے۔

اصلاح صحیح یہ ہے کہ اللہ کے لئے نماز میں قیام عبادت کے لئے اور مجلس میلاد شریف میں جو قیام کیا جاتا ہے وہ حضور پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس مبارک محفل کی تعظیم کے لئے ہوتا ہے نہ کہ ان کی عبادت کے لئے عبادت کے قیام اور سجدہ تعظیمی کے قیام میں بوجہ نیت جدا ہونے کے فرق ہے نماز میں قیام عبادت کی نیت سے ہوتا ہے۔ تو عبادت کی نیت سے مخلوق میں سے انبیاء عظام و رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام اور اولیائے عظام کا قیام کرنا شرک اور گناہ ہو سکتا ہے۔ مگر عبادت کی نیت سے علماء و اولیاء تو درکنار بے وقوف سے بے وقوف انسان اور معمولی علم سے واقف شخص بھی قیام نہیں کرتا اور نہ ہی کسی نے آج تک کیا ہے۔ میلاد شریف کا قیام صرف تعظیماً ہوتا ہے۔ جو جائز بلکہ مستحب مستحسن ہے۔ اور وہ ہرگز شرک نہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ کے سوا کسی دوسرے کے آگے قیام ہر قسم کا قیام شرک ہو۔ تو پھر دنیاوی نظام معطل ہو جائے۔ سرکاری ورکشاپوں میں کھڑے ہو کر کام کیا جاتا ہے۔ اور کام غیر اللہ ہوا۔ تو کام کے لئے کھڑا ہونا اور کھڑے ہو کر کام کرنا شرک ہو۔ تو پھر تمام کام بند ہو جائیں۔ اور انسان کا زیادہ وقت چلنے پھرنے یعنی قیام میں ہی گزرتا ہے۔ چلتا پھرتا ہے تو قیام میں ہوتا ہے۔ دین اور دنیا کے کام کھڑا چل پھر کر یعنی قیام میں ہوتے ہیں۔ تو پھر وہ بھی بند ہو جائیں۔ فوجی محکمہ دستہ وار جب لڑنے آئے۔ تو اس کی تنظیم کے لئے کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ ملٹری کا نظام اور ملک کا کڑا نظام قائم رکھنے کے لئے ملٹری اور پولیس کو ڈرل کرائی جاتی ہے۔ اور محکموں کی حفاظت پر ملٹری کے اور پولیس کے سپاہی پہرہ دار کی صورت میں اوقاتِ ملازمت میں کھڑے رہتے ہیں۔ تاکہ ہر وقت ہوشیار اور محتاط رہیں۔ کیا کسی سرکاری پہرہ دار کو بیٹھے ہوئے بھی کسی کو کسی نے دیکھا ہرگز نہیں۔ میدان جنگ میں مخالفین سے جہاد اکثر کھڑے کھڑے ہوا کرتا ہے۔ سیاسی و ملکی مضبوطی کے لئے اور لیڈرانِ قوم کی یاد میں جلوس جو نکالے جاتے ہیں۔ وہ بھی کھڑے کھڑے ہوتے ہیں۔ کیا کسی نے کوئی ایسا جلوس دیکھا۔ جو کہ شہریوں لوگوں نے بجائے کھڑا ہونے کے بیٹھ کر جلوس نکالا ہو۔ جس غلط نقطۂ نگاہ سے قیام کو شرک بوجہ کم علمی کے کہا جاتا ہے۔ تو اسی نقطۂ نگاہ سے تو بیٹھنا بھی شرک ہوا۔ کیونکہ نماز میں التحیات میں بیٹھا جاتا ہے۔ تو پھر دنیاوی اور دیگر دینی امداد کے لئے بیٹھنا بھی شرک ہوا۔ رکوع کی طرح جھکنا بھی اسی غلط نقطۂ نگاہ سے شرک ہوگا۔ جبکہ نماز میں اللہ کے لئے رکوع کرنا اور اسی قسم کا رکوع کام یا کسی دنیاوی دینی کام کی خاطر کرنا پڑتا ہے۔ اگر اس طرح شرک ہونے لگا اور اس غلط شرک سے بچنے کی کوشش کی گئی۔ تو تمام دُنیا کا نظام مکمل معطل ہو جائے اور جب کوئی کام بھی اس غلط شرک سے بچنے کی خاطر نہ کر سکا۔ تو ملک۔ مال اور جان بھی بہت جلد ضائع اور برباد ہو جائیں گے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ نماز قیام کو مدنظر رکھ کر میلاد شریف کے قیام کو شرک کہنا جہالت عظمےٰ اور دین سے مکمل ناواقفیت اور عقل سے مکمل محرومی کی دلیل ہے۔ صحیح یہ ہے کہ نماز کے قیام کے علاوہ دیگر قیاموں میں چونکہ نیت عبادت نہیں۔ بلکہ صرف اس کام کے کرنے کے لئے قیام کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے شرک نہ ہوا۔ یعنی ملازمت کے فرائض سرانجام دینے کے لئے آٹھ گھنٹے کھڑا تو کام کو اللہ سمجھ کر کھڑا نہیں ہے۔ چلنے پھرنے کی حالت میں کھڑا ہے۔ تو جہاں پہونچنا مقصود ہے اس کی خاطر کھڑا کھڑا چل رہا ہے۔ نہ کہ منزل مقصود کو خدا سمجھ کر کھڑے کھڑے چل رہا ہے۔ اگر چلنا قیام کی صورت میں شرک ہے۔ تو پھر بیٹھ کر منزل مقصود کی طرف چلنا چاہیئے۔ مگر غلط نقطۂ نگاہ سے تو بیٹھنا بھی شرک ثابت ہو رہا ہے۔ بہرحال نماز کے قیام کے علاوہ دیگر قسم کے قیاموں میں نیت عبادت نہیں ہوتی اس لئے باقی قسم کے نیک قیام شرک نہیں اور نہ منع ہیں اسی طرح مجالس میلاد کے قیام محض تعظیم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر ہوتے ہیں۔ اس لئے ہرگز شرک نہیں۔ بلکہ بوجہ تعظیم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالےٰ اور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ عمل بہت محبوب ہے۔ ہاں وہ قیام جو جرائم کبیرہ کی تکمیل کے لئے کیا جاوے وہ قیام گناہ کبیرہ میں ضرور داخل ہے شرک پھر بھی نہیں۔ نیک کاموں کی تکمیل۔ دین کی اشاعت اور صحیح مسائل کی ترویج اور ممنوع عقائد و اعمال کو مٹانے اور ہر قسم کی شرعی لحاظ سے برائی ختم کرنے کے لئے قیام چاہے تھوڑا وقت ہو یا زیادہ وقت ہو۔ حد درجہ بہترین عمل ہے۔ اور اصل توحید ہے اور شرک کا خاتمہ ہے۔ اور وہ قیام جس میں انبیائے عظام اور صدر دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام اولیائے عظام کی توہین ہو۔ اور ان کی محبت سے ہٹانا مقصود ہو۔ قرآن حکیم حدیث کا غلط ترجمہ و تفسیر بنانے کی خاطر اور خلافِ اسلام تقاریر کرنے میں ہو۔ تو ایسا قیام کفر و شرک میں داخل ہے۔ لیکن میلاد شریف کا قیام اور نیک قیام عمل صالح میں داخل ہیں۔

مکمل اجزاء سے
معجون و شربت اور عرقیات
تھوک و پرچون خرید فرمائیں
ہمارا مال دیکھ کر آپ خود بخود تسلیم کریں گے کہ پاکستان بھر میں بہترین مال واجبی قیمت پر بہم پہنچانے والا
صرف ایک یہی ادارہ ہے
نعیمی دواخانہ رجسٹرڈ بازار لال کھوہ موچی گیٹ۔ لاہور

اخباری کاغذکی ہوشربا گرانی سے صفحات میں جبری کمی

روزنامہ اخبارات سے آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ اخباری کاغذ کی قیمت میں غیر معمولی اضافہ کی وجہ سے تمام اخبارات احتجاج کر رہے ہیں باوجودیکہ روزناموں کے وسائل آمدن مثلاً اشتہارات، اعلانات، سرکاری امداد اور عام اشاعت کی فراوانی سب کچھ حاصل ہیں مگر وہ بھی موجودہ گرانی سے چیخ اٹھے ہیں۔

لیکن اس کے مقابل سواد اعظم کے وسائل آمدن میں صرف اخبار کی محدود فروخت ہے ظاہر ہے کہ اس فروختگی سے کبھی بھی اس کا خرچ پورا نہیں ہو سکتا ہے نہ اسے اشتہارات کی آمدن میسر ہے اور نہ کوئی اور ذریعہ آمدن ہے دوسری وجہ یہ کہ ایجنسیوں کی اکثر نادہندگی نے اس کی کمر ہمت توڑ دی ہے اس وقت ادارہ تقریباً ساڑھے چار ہزار کا مقروض ہے جو کہ پریس اور کاغذ کی رقوم ادا کرنی ہیں۔ مگر افسوس کہ ان رقوم کی ادائیگی کی بظاہر کوئی شکل نظر نہیں آرہی ہے احباب سے بھی اعانت کی اپیل کی گئی بجز تین فرد کے تمام احباب نے توجہ ہی نہیں فرمائی اس صورت میں اخبار کو بجز بند کرنے کے کوئی چارہ کار نہیں ہے۔

فی الحال مزید ایک دو ماہ اشاعت جاری رکھیں گے اور احباب کی دل کھول کر اعانت کے متمنی رہیں گے مگر اس وقت تک کاغذ کی ہوشربا گرانی کے باعث سواد اعظم کے صفحات چھ رہیں گے خیال رہے کہ چھ صفحات پر بھی کاغذ کی گرانی کی وجہ سے اتنا ہی خرچ آئے گا جتنا آٹھ صفحات پر خرچ آتا ہے۔

بارِ دگر ہم احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ ادارہ کے قرض کی ادائیگی میں فوری طور پر مدد فرمائیں ورنہ خدا معلوم کیا انجام ہوگا۔ (مدیر سواد اعظم)

گوشوارہ آمد و خرچ اخبار سواد اعظم از جنوری ۱۹۶۲ء تا جون ۱۹۶۳ء

	آمدن		خرچ	
	پیسے		پیسے	
جنوری ۱۹۶۲ء	۲۵	۱۹۳ روپے	۶	۲۳۱ روپے
فروری "	۱۸	۵۷	۷۳	۲۵۳
مارچ "	۸۱	۱۲۵	۴۰	۲۵۹
اپریل "	۵۶	۱۳۵	۴۷	۲۸۷
مئی "	۱۷	۱۸۸	-	۲۴۰
جون "	۷۶	۵۵	۳۱	۳۶۰
جولائی "	۴۰	۱۵۵	۸۱	۲۱۳
اگست "	۲۵	۲۶	۱۲	۱۹۵
ستمبر "	۹۸	۱۴۵	۷۵	۳۰۳
اکتوبر "	۱۸	۱۳۷	۷۹	۴۰۵
نومبر "	۷۲	۱۱۴۳	۳۲	۱۰۱۷
دسمبر "	۶۴	۷۵۰	۷۹	۴۶۴
جنوری ۱۹۶۳ء	۶۶	۵۰۰	۶۰	۳۲۲
فروری "	۸۱	۱۷۷	۴۳	۲۳۷
مارچ "	۶۹	۲۳۷	۳۸	۵۱۳
اپریل "	۱۵	۲۷۷	۱۹	۵۷۹
مئی "	۷۱	۲۶۱	-	۳۵۷
جون "	۵۰	۲۴۸	۱۰	۲۳۸
میزان	۴۲	۴۸۱۴	۲۰	۶۵۸۰

کل خرچ جنوری ۱۹۶۲ء تا جون ۱۹۶۳ء ۲۰ — ۶۵۸۰

کل آمدن " " " " ۴۲ — ۴۸۱۴

زائد خرچ ۷۸ ۱۷۶۵

مستقل خریداروں کی پیشگی جمع جو واجب الادا ہے جن کو آئندہ پرچے بھیجنے یا رقم واپس کرنی ہے اور وہ آمدن میں شامل ہے ۰۰ — ۲۶۴۵

خسارہ ۷۸ — ۲۴۱۰

نوٹ: یہ خسارہ و نقصان جو کہ ۷۸ / ۲۴۱۰ روپے کا ہے اس لئے کہ اکثر نادہندہ ایجنسیوں نے اخبارات فروخت کئے مگر بلوں کی رقم ہضم کر لی اور اب بار بار تقاضوں کے باوجود خطوں کا جواب تک نہیں دیتے یہ رقم کاغذ اور پریس کا قرضہ ہے جس کی ادائیگی کی اس وقت کوئی شکل نظر نہیں آتی۔ (مینجر سواد اعظم)

ڈیرہ غازی خاں امیر اعلیٰ پاک سنی تنظیم حضرت مولانا غلام جہانیاں صاحب نے ۱۸ جولائی ۶۳ء کو دفتر پاک سنی تنظیم میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ مسئلہ کشمیر کا واحد حل جہاد ہے اگر حکومت جہاد کا اعلان کرے تو ہم ایک لاکھ رضاکار پیش کریں گے۔ امیر اعلیٰ پاک سنی تنظیم نے آج اپنے دفتر میں پریس کانفرنس سے خطاب کیا جس میں تمام اخباروں کے نامہ نگاروں نے شرکت کی۔ انہوں نے جماعت کے مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ پاک سنی تنظیم ملک سے فرقہ وارانہ منافرت کو دور کرنے کی کوشش کرے گی۔ ہمارا بنیادی مقصد اصلاح اعمال و عقائد ہے ہم مسلمانوں کو عظمت مصطفےٰ کے ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم عیسائی مشنریوں کی سرگرمیوں پر پابندی لگانے کے حامی نہیں ہیں بلکہ ہم اپنے علم و عمل اور خدمت خلق سے ان کا جواب دیں گے۔ کیونکہ اسلام کو ان سرگرمیوں سے خطرہ نہیں بلکہ اُن سے خطرہ ہے جو اپنے سیاسی اغراض کی خاطر اسلامی اصولوں میں ترمیم کرنے کے درپے ہیں۔

انہوں نے جماعتی ترقی کی رفتار بتاتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت مغربی پاکستان میں تنظیم کی اڑھائی سو شاخیں ہیں۔ اور ہزاروں مقامات پر ممبر سازی شروع ہے ممبر سازی مکمل ہونے تک ہم پورے اعداد و شمار کا اعلان کریں گے۔

انہوں نے کہا کہ عائلی قوانین کے دفعات کتاب و سنت کے خلاف ہیں ان میں مناسب ترمیم کرنی چاہئے اخباری نمائندوں کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ فرقہ وارانہ منافرت کو دور کرنے کے لئے امن کمیٹیاں بنانی چاہئیں جن میں تمام مکاتیب فکر کے نمائندوں کو شامل کرنا چاہئے اور کمیٹیوں کے تحت مشترکہ جلسے ہوں۔ ہر فرقہ کو اپنے عقائد کا اظہار اثباتی رنگ میں کرنا چاہئے انہوں نے حکومت کو آگاہ کیا۔ کہ فرقہ وارانہ کشیدگی بڑھانے والے افراد ملک و قوم کے دشمن ہیں۔ ان کی کڑی نگرانی کرنی چاہئے۔

انہوں نے صوبائی اسمبلی کے اس اقدام کو سراہا کہ اسمبلی نے عائلی قوانین کی منسوخی کی سفارش کی ہے انہوں نے ارکان اسمبلی کو آگاہ کیا۔ کہ اگر کوئی دوسری قرارداد عائلی قوانین کے حق میں پاس کی گئی تو اس کے نتائج ایوان اور ممبران اسمبلی کے وقار کو ملیا میٹ کر دیں گے یہ بات انہوں نے اس وقت کی جب کہ ایک اخباری نمائندہ نے ان کی توجہ ان خبروں کی طرف مبذول کرائی جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ کچھ ارکان اس کی کوشش کر رہے ہیں

شہاب ثاقب

شہاب ثاقب بر رجوم المذنبین کے مصنف کانگریسیوں کے عمدۃ العلماء مدرسہ دیوبند کے شیخ الحدیث مولانا حسین احمد ہیں جو اپنے آپ کو مدنی لکھواتے اور کہتے ہیں ٹانڈہ ضلع فیض آباد یوپی کے رہنے والے اس کتاب میں مصنف نے گالی بازی میں بازاریوں کو مات کیا ہے افترا پردازی فریب کاری، جھوٹ مکاری کا وہ شاہکار پیش کیا ہے جس کی نظیر ملنا مشکل ہے اعلیٰحضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی شان عالی میں ایسی گندی گالیاں بکیں جنہیں بازاریوں کو بھی شرم آئے اس گالی نامہ کا جواب اہلسنت کی طرف سے اس لئے نہ لکھا گیا کہ گالی نامہ کا کیا جواب دیا جائے مگر کانگریسی مولویوں نے بڑا فخر کیا کہ ایسی کتاب ہے جس کا جواب نہیں ہو سکتا جب ان کے معتقدین نے شور مچایا کہ اس کا جواب کوئی نہیں دے سکتا تو فاضل اجل مفتی ہند مولانا محمد اجمل صاحب کی خدمت میں اسکے جواب کی استدعا کی گئی حضرت نے اسکے جواب میں قلم اٹھایا تو اسکے مصنف کی جہالتیں سفاہتیں، چوریاں، عیاریاں، فریب کاریاں ظاہر فرما کر دنیا پر ظاہر کر دیا کہ انکے امام المتقلین ایسے ہوتے ہیں اس کتاب کو ازہر بکڈپو کراچی نے شائع کیا ان کے معتقدات کے مقتدانہ رد اس کتاب میں تحریر فرما کر مذہب اہل سنت کی تائید فرمائی ہے ہر مسئلہ کو قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح کیا ۲۸۰ صفحات رنگین ٹائیٹل سفید کاغذ قیمت ۴/ روپے محصول ڈاک ۵۰/ پیسے ملنے کا پتہ: مکتبہ سواد اعظم لاہور

تحریک پاکستان کی تاریخ کو جھٹلایا نہیں جاسکتا

(مولانا سید عبدالسلام صاحب قادری)

پاکستان کو عالم وجود میں آئے ہوئے اگرچہ ۱۰ سال ہو گئے مگر اس کی تاریخ لوگ ابھی تک نہیں بھولے ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جس وقت انگریزوں اور ہندوؤں سے تحریک پاکستان کے لئے جنگ جاری تھی اس وقت کون سے علماء مسلم لیگ کے ساتھ رہ کر تخلیق پاکستان کی سعی کر رہے تھے اور کون تھے جو کانگرس پر اپنا دین وایمان قربان کر چکے تھے۔ کیسے کہاں تھا اور کیسے حسین احمد ان پر ہوا عیب کیا گیا تھا یہ کانگرس اور دیوبند ٹولہ ۱۹۳۸ء سے لے کر ۱۹۴۷ء تک تمام پاکستان کی شدید مخالفت کرتا رہا جب ہزاروں ہندو اقلیت کے جبر و تشدد سے تنگ آکر پاکستان ہجرت کر کے آنے لگے تو کے پردے میں کانگرس زدہ افراد بھی خفیہ طور پر کافی تعداد میں آنے لگے کون نہیں جانتا کہ صوبہ سرحد کے ریفرنڈم کے موقعہ پر جماعت اسلامی یا ایک فرد بھی میدان میں نہیں آیا اس جماعت کا سارا لٹریچر پاکستان اور مسلم لیگ کے خلاف شائع ہوتا رہا کیا کوئی ایک پرچہ بھی پیش کیا جا سکتا ہے اس سے زیادہ تعجب کی اور کیا بات ہو سکتی ہے کہ جب پاکستان کا نظریہ ہی غلط بتاتا تو اس کے لئے ووٹ کیا مانگے جائے اس گروہ کی یہ عادت رہی ہے کہ پاکستان بن جانے کے بعد پاکستان آکر سب سے پہلے مسجدوں اور مدرسوں پر قبضہ کی کوششیں کیں پھر اسکولوں دفتروں میں اپنے آدمی مامور کئے جب کبھی حکومت کی طرف سے کے شعبہ جات کھولے گئے تو جھٹ اپنے فقہاء وعلماء کو آگے بڑھایا گیا ہمیں بتایا جائے گا کہ کتنا سال تک ان کے منتی صاحبان نے حکومت کے شعبہ جات سے ہزار ہا روپیہ ماہانہ وصول کیا۔ یہی وہ افراد ہیں کہ جب حکومت نے ان کے افراد کو کمیٹی میں نہ لیا تو قیامت برپا ہو گئی شر شر گالیاں زبانوں اور قلم سے نکلنے لگے ابھی تک مشاورتی کونسل نے ایک مخصوص مذہب کے احکام کے خلاف اس کے اراکین کو بے نمازی، شراب خور حرام کو حلال کرتے والے بنایا جا رہا ہے۔ کیا کسی ذمہ دار آدمی کے لئے یہ بات جائز ہو سکتی ہے۔

ہم نہیں چاہتے کہ یہ سلسلہ جاری رہے مگر جو اخبارات کے صفحات پر نمایاں طور پر علماء احکام کو بدنام کیا جائے تو ہمارا فرض ہے کہ چند سطور پیش کر دیں

موت العالم موت العالم

یہ خبر انتہائی رنج واندوہ سے لکھی جاتی ہے کہ قدوۃ السالکین علامہ العصر حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب اویسی ساکن اوچ شریف رحمۃ اللہ علیہ طویل علالت کے بعد مورخہ ۲۰ محرم الحرام کو اس دار فانی سے انتقال کر گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ کے نماز جنازہ میں ہزاروں کی تعداد میں عقیدت مند شامل ہوئے نیز اوچ شریف کے مخدوم وعلمائے کرام نے شمولیت فرمائی یہ سانحہ عظیمہ ملت حنفیت کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے افسوس کہ اس قحط الرجال کے زمانہ میں اکابر اہلسنت الجماعت اٹھتے جا رہے ہیں سوائے صبر کے اور کوئی چارہ نہیں۔ بارگاہ ایزدی میں دعا ہے کہ علامہ مرحوم کو اعلیٰ درجات پر فائز فرمائے نیز تمام عقیدتمندوں کو صبر عطا فرمادے

حضر توالہ میں تعزیتی جلسہ

بروز جمعہ زیر صدارت ملک محمد رمضان صاحب صدر پاکستنی تنظیم حضر توالہ کے جلسہ قدوۃ السالکین رہنمائے ملت دین آفتاب شریعت حضرت سراپا برکت علامہ العصر حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب اویسی ساکن اوچ شریف کی تعزیت میں منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سعیدی خطیب حضر توالہ نے اپنے مخصوص انداز میں حضرت علامۃ العصر مرحوم کے اسوۂ حسنہ کو اور آپ کی دینی خدمات وکرامات کا بیان فرمایا۔ سامعین احباب اس تقریر پر تاثر سے متاثر ہوئے مولانا صاحب نے آپ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ حضرت قبلہ مولانا مرحوم کی ہستی کا اس جہاں سے کوچ فرمانا پوری دنیائے سنیت کو ناقابل تلافی صدمہ پہنچا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ مولانا سعید احمد کو آپ کا صحیح معنوں میں جانشین بننے کی توفیق عطا فرمائے اور آخر میں ختم قرآن مجید پڑھ کر ایصال ثواب کیا گیا اور شیرینی تقسیم کی گئی۔

حاجی پور ضلع رحیم یار خاں میں جناب غلام احمد صاحب کوریز ناظم پاک سنی تنظیم شیدانی شریف کی زیر نگرانی تنظیم کا قیام عمل میں آیا۔ کثرت رائے سے مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب کئے گئے۔

صدر حاجی محمد نواز صاحب نائب صدر ملک محمد بخش صاحب ناظم حکیم امام بخش صاحب نائب ناظم عزیز الرحمٰن صاحب سالار سید منظور احمد صاحب گیلانی، آفس سیکرٹری عبدالرحمٰن صاحب نائب آفس سیکرٹری چوہدری خوشی محمد بی اے خزانچی ملک منظور احمد ناظم نشر واشاعت بہادر خاں جانڈلہ نائب ناظم نشر واشاعت غلام حیدر خاں،

انتخاب ہوتے ہی جماعت نے بڑی سرگرمی سے کام شروع کر دیا ہے اور قلیل عرصہ میں ایک مدرسہ تعلیم القرآن بھی قائم کر دیا ہے۔

فریدہ آباد فریدہ آباد میں پاک سنی تنظیم کی تشکیل زیر نگرانی مولوی محمد عبداللہ صاحب مبلغ مرکزی پاک سنی تنظیم کی گئی ہے مندرجہ ذیل عہدہ داران منتخب ہوئے ہیں۔

سرپرست:۔ خواجہ محمد اعظم صاحب
صدر:۔ مولوی عبدالرسول صاحب
نائب صدر:۔ خواجہ مختار احمد صاحب
ناظم:۔ مولانا ظہور احمد صاحب
نائب ناظم:۔ میاں محمد احسن صاحب
آفس سیکرٹری:۔ محمد سلیم خاں صاحب
خزانچی:۔ مولوی الٰہ دیا صاحب

بیان ڈپٹی کمشنر اور ایس پی صاحب ہر دو صاحبان مظفر گڑھ کو معلوم ہونا چاہئے کہ جہاں مردہ خانہ میں پوسٹ مارٹم ہوتا ہے وہاں پر کم از کم ہزار مسلمانوں کی قبریں تھیں۔ جو مسمار کر کے زمین ہموار بنائی گئی ہے۔ یہ مسلمانوں کی تہذیب اور آداب کے خلاف ہے ہندوستان میں تو ایسے واقعات ہوتے ہیں چونکہ وہ حکومت کافروں کی ہے پاکستان کے لئے یہ باعث ندامت ہے۔ (چوہدری شیر علی)

قرارداد ادارہ تعمیر اہل سنت منٹگمری حکومت عالیہ پاکستان سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ اے گولڈن برڈی آمت ورلڈ نامی کتاب پر پابندی عائد کی جائے کیونکہ اس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کے خلاف مواد ملتا ہے نیز ہر اس کتاب کا پاکستان میں داخلہ بند کیا جائے جس سے مسلمانان عالم کے جذبات مجروح ہوتے ہوں پاکستان کے عوام بارہا ایسے احتجاج کرتے ہیں حکومت کو اس کا تدارک کرنا چاہیئے۔ عبدالوحید ادارہ تعمیر اہل سنت منٹگمری

تبدیلی پتہ

جملہ احباب ومتعلقین کی خدمت میں اطلاع عرض ہے کہ فقیر سالہا سال سے ترک سکونت کر کے منڈی تاندلیانوالہ میں آگیا ہے لہٰذا ذیل کے پتہ پر خط وکتابت کریں۔

صاحبزادہ ابوالحسن سید مبارک علی شاہ نقوی خطیب جامع مسجد بلاک منڈی تاندلیانوالہ ضلع لائل پور۔

شیخ محقق شاہ محمد عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ کی بے مثال تصنیف

مَا ثَبَتَ مِنَ السُّنَّةِ

مع اردو ترجمہ

مَا النِّعَمُ عَلَى الْأُمَّة

المعروف

ایام اسلام

مترجمہ مجاہد اسلام حضرت علامہ مفتی غلام معین الدین نعیمی

- ایام وماہ کے بے بہا فضائل
- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اور معراج مبارک، گیارھویں شریف حضور غوث پاک کا بیان ہے۔
- شہادت حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا صحیح تذکرہ
- شب برات، صیام رمضان اور عیدین اور تراویح اور ختم قرآن مجید پر مذہب حق کی پوری پوری تائید فرمائی ہے وغیرہ وغیرہ

قیمت ۴/- روپے محصول ڈاک ۸۷ پیسے

ملنے کا پتہ:۔

مکتبہ سواد اعظم لال کھوہ موچی دروازہ لاہور

حکیم غلام معین الدین نعیمی طابع وناشر اور مدیر نے تعلیمی پرنٹنگ پریس لاہور سے چھپوا کر نعیمی دواخانہ لال کھوہ موچی گیٹ لاہور سے شائع کیا۔

ذخیرہ کتب:۔ سید [illegible] علی شاہ صاحب (امریکہ)